261

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو تا حال سردرد۔ نزلہ اور اسہال کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۶ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم وسیم احمد صاحبہ کی صحت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے فالحمد للہ

آج بھی اچھی بارش ہوئی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۴ | ۱۷ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۱۷ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۱۷ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۶

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۴۶ء

مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سپین اور سسلی میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

ضرورت ہے اخلاص کی ضرورت ہے متواتر قربانی کی ضرورت ہے بلند عزائم کی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب جب مجلس میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا

اسلامی تاریخ میں ایک نہایت ہی اہم واقعہ

سپین پر اسلامی لشکر کا حملہ

ہے جس سے یورپ میں اسلام کا قیام ہوا۔ یوں تو سارے انسان ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک جیسے ہیں۔ اور کسی جماعت یا کسی طبقہ کو کسی دوسری جماعت پر کوئی فوقیت نہیں۔ لیکن یورپ اس اسلامی حملہ کے بعد سارے مشرق پر چھا گیا۔ گویا یہ اسلامی حملہ ایسا تھا جس نے ذوالقرنین کے بند کو توڑ دیا۔ یورپ سویا ہوا تھا۔ اسلامی حملہ نے اسے بیدار کر دیا۔ یورپ غافل تھا اسلامی حملہ نے اسے ہوشیار کر دیا۔ اس نے بیدار ہوتے ہی ایشیا اور افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان اگر ہمت دکھاتے۔ اور جو چیز ان کو دی گئی تھی۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھتے۔ اور اپنی طاقت کو کمزور ہونے سے بچاتے۔ تو آج مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی۔ کہ بجائے اس کے کہ ایشیا یورپ پر قابض تھا۔ آج یورپ ایشیا پر قابض ہے۔ اور بجائے اس کے کہ

اسلام کے غلبہ اور شوکت کی وجہ

سے یورپ میں عیسائیت کا نام و نشان نہ ملتا۔ آج عیسائیت ایشیا میں اسلام کو کمزور کر رہی ہے مسلمان حملہ کرنے اور ان ممالک کو فتح کرنے کے بعد سب کچھ بھول گئے۔ وہ ان عزائم کو بھول گئے۔ جن کا وہ عہد کر کے نکلے تھے۔ اور وہ ان مقاصد کو بھول گئے۔ جن کو حاصل کرنے کے لئے نکلے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ آپس میں لڑنے لگ گئے۔ اور آپس میں لڑنے کی وجہ سے ان کی طاقت کمزور ہو گئی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ابھی پچاس ساٹھ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ مسلمان افریقہ پر چھا گئے۔ اور ابھی پہلی صدی باقی ہی تھی کہ انہوں نے سپین پر حملہ کیا۔ اور ایسے جوش سے حملہ کیا کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ ان کے اندر ایک آگ تھی۔ جو ان کو ہر میدان میں فتح اور کامیابی عطا کرتی تھی۔

ہسپانیہ کو طارق نامی جرنیل نے فتح کیا

جو بہت تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہسپانیہ میں داخل ہوا۔ اس نے حملہ کرنے سے پیشتر اپنی فوج کے سامنے ایک تقریر کی۔ اور فوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہم اسلام کے غلبہ کے لئے اس ملک میں آئے ہیں۔ وہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مسلمانوں نے یونہی سپین پر حملہ نہیں کیا۔ بلکہ سپینی لوگوں نے افریقہ کے مسلمانوں پر حملہ کر کے لڑائی کو مسلمانوں کے لئے جائز کر دیا تھا) اس جرنیل نے کہا یہ ملک بہت وسیع ہے۔ اور ہماری فوج بہت تھوڑی ہے۔ اتنے وسیع ملک کو فتح کرنے کے لئے ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ ممکن ہے کہ اتنے بڑے ملک کو سر کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں کی فوج کا مقابلہ کرنا پڑے۔ اور بعض مسلمانوں کے دلوں میں بزدلی پیدا ہو۔ کہ یہ کام ہم سے نہیں ہو سکے گا۔ ہمارے لئے واپس جانا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے جہاز تیار کھڑے ہیں۔ ہم جہازوں پر چڑھ کر بھاگ جائیں گے۔ اس لئے آؤ ہم پہلے

اپنے جہاز غرق کریں

اور پھر حملہ شروع کریں۔ اگر ہم لڑائی میں فاتح ہونے کی حالت میں زندہ رہے۔ تو ہمیں نئے جہاز مل جائیں گے۔ اور اگر ہم مغلوب ہو گئے تو پھر ہم یہیں مر جائیں گے۔ اور اس ذلت کی حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ رستہ کہاں ٹھیک ہے، پہلے جہازوں کو غرق کرنا چاہیئے۔ تاکہ بھاگنے کا خیال بھی کسی کے دل میں نہ آئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے جہاز غرق کر دیئے۔ اور پھر لشکر آگے بڑھا۔ لشکر ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ ہسپانیہ کی فوجیں مقابلہ کے لئے آ گئیں بہت شدت کا رن پڑا۔ آخر ہسپانیہ کی فوجیں پسپا ہو گئیں۔ کچھ دور اور آگے بڑھے تو ہسپانیہ کی ایک تازہ دم فوج جو ایک لاکھ کے قریب تھی مقابلہ کے لئے آگے بڑھی۔ چند دن کی شدید جنگ کے بعد مسلمانوں نے اس فوج کو بھی تتر بتر کر دیا۔ اور اس حصہ پر قابض ہو گئے۔ اس علاقہ کو فتح کرنے کے بعد طارق نے ابو موسےٰ کو جو اصل کمانڈر تھے۔ افریقہ میں اطلاع بھیجی۔ کہ ہم نے یہ علاقہ فتح کر لیا ہے۔ چونکہ اس وقت لمبے فاصلے طے کرنے مشکل تھے اور ذرائع رسل و رسائل عام نہ تھے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے ملک کے ایک گوشہ کو ہی ایک ملک سمجھ لیا جاتا تھا۔ مثلاً مدراس کو ایک ملک۔ بمبئی کو ایک ملک اور سندھ کو ایک ملک خیال کیا جاتا تھا۔ آندلسیہ جو

سپین کا نچلا علاقہ

ہے یہ بھی اس وقت کے لحاظ سے ایک بہت بڑا علاقہ سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے سمجھا کہ ہم نے سپین کو فتح کر لیا ہے۔ حالانکہ سپین کا ایک بہت بڑا حصہ ابھی باقی تھا۔ جس کو بعد میں آہستہ آہستہ مسلمانوں نے فتح کیا۔ جب بنو امیہ کو بنو عباس نے شکست دی تو بنو امیہ کے بعض شہزادے بھاگ کر سپین چلے گئے۔ اور انہوں نے ایک نئی بادشاہت وہاں قائم کر لی۔ جو بعد میں خلافت کے نام میں تبدیل ہو گئی۔ خلافت ۱۳ سنہ عیسوی تک قائم رہی اس علاقہ پر

آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے حکومت کی

ان کے آباد اس شان کے تھے کہ یورپ کی بڑی سے بڑی حکومتیں بھی ان سے ڈرتی تھیں۔ لیکن جو بیٹے پیدا ہوئے۔ وہ معمولی معمولی باتوں پہ آپس میں لڑ پڑتے تھے۔ اس وجہ سے وہ اتحاد قائم نہ رکھ سکے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ عیسائیوں کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں نے باہم اتحاد کر کے ایک ایک کر کے مسلمانوں کے علاقے فتح کرنے شروع کئے۔ وہ ایک رئیس کو دوسرے رئیس سے لڑوا دیتے اور ان میں سے ایک کی مدد کر دیتے۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کی طاقت کو بالکل کمزور کر دیا۔ اور مسلمانوں کا آخری بادشاہ

صرف غرناطہ کا بادشاہ

رہ گیا۔ لیکن ابھی تک اس میں اتنی طاقت تھی۔ اور اس کا اتنا رعب تھا۔ کہ باوجود اس کے کہ فرانس بھی عیسائیوں کی مدد پر تھا۔ ان کے لئے غرناطہ کا شہر فتح کرنا مشکل ہو گیا۔ عیسائیوں نے مسلمان رؤسا کو اپنے ساتھ ملایا۔ اس کے علاوہ سارے سپین فرانس اور اردگرد کے علاقوں نے بھی اپنی نمائندہ فوجیں بھیجیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس شہر کو فتح نہ کر سکے۔ آخر عیسائی بادشاہ فرڈیننڈ نے یہ سوچ کر کہ اس شہر کو فتح کرنا آسان کام نہیں۔ غرناطہ والوں کے سامنے یہ پیش کیا۔ کہ اگر صلح کر لو۔ تو ہم تمہیں اجازت دیں گے کہ اپنا سامان ساتھ لے جاؤ اور کتب خانے بھی لے جاؤ ہم کوئی تعرض نہ کریں گے۔ جب یہ شرائط عیسائی بادشاہ نے پیش کیں۔ تو مسلمان بادشاہ نے بڑے بڑے مسلمان رؤسا کو بلایا۔ اور ان کے سامنے یہ شرائط پیش کیں۔ انہوں نے کہا ہاں ہمیں منظور ہے۔ وہ لمبے محاصرہ کی وجہ سے گھبرائے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے بخوشی منظور کرنا پسند کر لیا۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس اتنی طاقت نہیں۔ کہ ہم دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ اور اگر زیادہ دیر تک محاصرہ رہا۔ تو ہم ہتھیار رکھ دینے پر مجبور ہوں گے۔ اس وقت

ایک مسلمان جرنیل

کھڑا ہوا اور اس نے کہا۔ سو سال سے عیسائی تمہارے ساتھ یہ سلوک کرتے آ رہے ہیں۔ کہ وہ ایک حکومت سے معاہدہ کرتے ہیں اور دوسری پر حملہ کر دیتے ہیں اور اس طرح آہستہ آہستہ انہوں نے ہماری ساری طاقت کو ختم کر دیا ہے۔ کیا اب بھی تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں۔ ایک یہ جگہ رہ گئی ہے۔ جہاں

اسلام کا جھنڈا

لہراتا ہے۔ کیا اسے بھی تم دشمن کے حوالہ کرنا چاہتے ہو۔ کیا تمہیں اپنے آباء اجداد کی شان بھول گئی ہے۔ جبکہ پوپ تک ان سے ادب و احترام سے پیش آتے تھے۔ وہ لوگ نہایت عزت کی زندگیاں بسر کرتے ہوئے ہم سے رخصت ہوئے۔ اور یہ امانت ہمارے سپرد کر گئے۔ اگر آپ لوگ آج ہتھیار ڈال دیں گے۔ تو اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں سے سرنگوں کرنے والے ہوں گے۔ جب اس نے بات ختم کی۔ تو سب نے کہا پھر کوئی علاج بتاؤ۔ کہ اب کیا کیا جائے۔ اس نے کہا علاج یہی ہے کہ جوانمردی اور بہادری سے مرتے ہوئے جان دے دو لیکن ہتھیار نہ رکھو۔ آخر تم میں سے کون ہے جس نے مرنا نہیں۔ اگر ہر ایک نے مرنا ہے۔ تو پھر چارپائی پر ذلت کی موت سے یہ بہادری کی موت ہزار درجے بہتر ہے۔ اور اگر تم اپنی جانوں کو عزیز سمجھے اور ان کی قربانی کے لئے تیار نہ ہوئے۔ تو آئندہ نسلیں تم پر لعنت بھیجیں گی۔ کہ ہمارے آباء اجداد نے اسلام کا جھنڈا اپنے ہاتھوں سے سرنگوں کر دیا تھا۔ اس کی اس تقریر نے بہت سے رؤسا کے دلوں میں جوش پیدا کر دیا۔ اور بادشاہ اور رؤسا نے کہا۔ یہ ٹھیک کہتا ہے ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور اپنی روایات کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ لیکن

کچھ بزدل رؤساء

نے کہا یہ تو پاگلوں والی بات ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہم مقابلہ کریں گے۔ تو ہماری ہلاکت یقینی ہے۔ تو پھر ہمارا لڑنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ ہمیں ان کی شرائط کو قبول کر لینا چاہیئے۔ جب وہ ہمیں اپنے کتب خانے اپنے اسباب اور اپنے اموال لے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور ہمارے رستے کھلے چھوڑتے ہیں۔ تو ہمیں ان شرائط کے قبول کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ اس پر پھر وہ جرنیل کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا کیا عیسائیوں نے پہلی دفعہ یہ معاہدہ کیا ہے۔ کہ ہمیں ان کے رویہ کا علم نہیں۔ وہ سو سال سے معاہدے کرتے اور توڑتے چلے آتے ہیں۔ اس حالت میں ہمیں ان کے اس معاہدہ پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہمارے رستے میں روک نہیں بنیں گے۔ اس کے جواب میں رؤسا نے کہا۔ یہ ضروری نہیں کہ جو شخص دس دفعہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ گیارھویں دفعہ بھی ضرور جھوٹ بولے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس دفعہ ایفاء عہد کر دیں۔ اور ہم صحیح سلامت واپس اپنے وطنوں کو چلے جائیں۔ ان کا یہ جواب سن کر اس جرنیل نے کہا بہت اچھا۔ اگر آپ کو اپنی زندگیاں پیاری ہیں۔ تو آپ ہتھیار رکھ دیں۔ میں تو اس قسم کی زندگی سے مرنا بہتر سمجھتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنی تلوار لیکر باہر نکلا اور

اکیلا ہی دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوا مارا گیا

باقی لوگوں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ غرناطہ کا بادشاہ اپنے شہر سے کچھ دور نکل کر ایک ٹیلے پر چڑھ گیا۔ جہاں سے سب شہر نظر آتا تھا۔ وہاں کھڑا ہو کر اس نے شہر پر نظر ڈالی۔ تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اسکی بیوی بھی اس کے ساتھ تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بیوی میں کچھ

اسلامی روح

پائی جاتی تھی۔ اس نے بادشاہ سے کہا مردوں کا کام تو تو نے کیا نہیں۔ بجائے اس کے کہ تم لڑتے ہوئے اپنی جان دیدیتے۔ تم نے ذلت کی زندگی پسند کی۔ اب رونے کیوں ہو۔ رونا تو ہم عورتوں کا کام تھا۔ جب ہم نہیں روئیں تو تم کیوں روتے ہو۔ بہرحال جہازوں میں کتب خانے اور مال و اسباب سب کچھ لاد کر وہ لوگ واپس اپنے وطنوں کو چلے۔ ابھی کچھ دور ہی گئے تھے۔ کہ

عیسائیوں نے جہاز غرق کر دیئے

اور صرف چند مسلمان کشتیوں کے ذریعہ واپس اپنے وطن میں پہنچے۔ باقی سب غرق ہو گئے۔ اس ملک میں آج تک مسلمانوں کے بنائے ہوئے عالیشان محلات موجود ہیں۔

غرناطہ اور قرطبہ میں

اس اس قسم کے محلات تھے۔ کہ تاج محل ان کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ انسان جب ان کے کھنڈرات کی تصویروں کو بھی دیکھتا ہے۔ تو عش عش کر اٹھتا ہے۔ غرناطہ میں ہزاروں ہزار باغات تھے۔ مسلمانوں کے وقت ملک میں جگہ جگہ لائبریریاں تھیں۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ چھ سات سو کے قریب وہاں لائبریریاں تھیں۔ اور بعض لائبریریوں میں لاکھ لاکھ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کتابیں تھیں۔ سارا یورپ وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتا تھا۔ جس طرح آج لوگ برلن اور انگلینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ یہی حال اس وقت قرطبہ اور غرناطہ کا تھا۔ اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں اٹھارھویں صدی تک وہاں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ جس ملک میں مسلمانوں نے اس شان سے حکومت کی۔

آج وہاں کوئی ایک مسلمان بھی نہیں ملتا

کوئی غیر ملک سے وہاں تعلیم کے سلسلہ میں یا اور کسی کام کے لئے رہ گیا ہو تو اور بات ہے۔ لیکن اس ملک کا کوئی باشندہ مسلمان نظر نہیں آئے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ لوگ جنہوں نے سینکڑوں سال تک سپین پر حکومت کی وہ آج سپین کے زیرنگیں ہیں۔ اور وہ لوگ جو سپین کے بادشاہ تھے۔ آج سپین کے غلام ہیں۔ یہ واقعات ایسے اہم ہیں جن کو کسی وقت بھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ آٹھ سو سال کی حکومت کوئی معمولی بات نہیں۔ لیکن آج اس ملک کی یہ حالت ہے۔ اس میں کسی مسلمان کی ہوا تک سونگھنے کو نہیں ملتی۔ اسی زمانہ میں جس وقت مسلمان سپین پر حکومت کرتے تھے

یورپ میں ایک دوسرا مقام

بھی تھا۔ جو سپین سے اتر کر دوسرے نمبر پر تھا۔ مسلمانوں میں عام پر ہسپانیہ مشہور ہے۔ اور عام لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اندلس کی یہ بات ہے اور وہ بات ہے۔ لیکن اس حکومت کو عوام الناس نہیں جانتے۔ یہ

صقلیہ کی حکومت

تھی۔ جو سپین سے دوسرے نمبر پر تھی۔ اور بڑی شان و شوکت سے اس پر اسلام کا جھنڈا لہراتا تھا۔ اور یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں اس سے خائف اور لرزاں تھیں۔ صقلیہ وہ علاقہ ہے۔ جسے آجکل سسلی کہتے ہیں۔ یہ ایک جزیرہ ہے جو اٹلی کے نچلے حصہ میں ہے۔ پرانے زمانے میں یہ علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں تھا۔ اور وہ

بحیرہ روم پر پورے طور پر قابض

تھے اور کسی حکومت کی طاقت نہ تھی کہ ان کی اجازت کے بغیر تجارتی جہاز اس میں سے گزار سکے۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں یہاں تھیں۔

صقلیہ پر مسلمانوں کا حملہ

سنہ ۶۴۵ یا سنہ ۶۵۰ میں یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ہو گیا تھا۔ بنو امیہ نے جہاں سپین کی طرف رخ کیا۔ وہاں انہوں نے صقلیہ کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول کی۔ لیکن صرف کناروں کا علاقہ فتح کر کے چھاؤنیاں قائم کیں اور باقی اسی طرح پڑا رہا۔ اس کے بعد سپین والوں اور افریقہ کی حکومت اسلامی نے اپنے عساکر بھیج کر باقی علاقہ کو فتح کیا۔ یہ علاقہ قریباً

تین سو سال تک مسلمانوں کے ماتحت

رہا۔ یہ علاقہ مسلمانوں نے بہت مشکل سے فتح کیا۔ ایک لمبے عرصہ تک لڑائی جاری رہی۔ اور اندازاً ۱۳۸ سال میں جا کر یہ سارا علاقہ اسلامی حکومت کا حصہ بنا۔ اس علاقہ کے لوگ بہت جفاکش محنتی اور جنگجو تھے۔ اس لئے یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں بھی اسے فتح نہیں کر سکتی تھیں۔ مگر مسلمانوں نے ایک لمبی جنگ کے بعد اسے سر کیا۔ اور اڑھائی تین سو سال تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ مسلمانوں نے اسے تمام علوم و فنون کا مرکز بنایا۔ دور دور کے ملکوں سے طالب علم یہاں تحصیل علم کی خاطر آتے تھے۔ اور تمام قسم کے علوم کی یونیورسٹیاں یہاں پائی جاتی تھیں۔ اور مسلمان سب سے معزز لوگ اس علاقہ میں سمجھے جاتے تھے۔ اور کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکتی تھی۔ لیکن جو سپین والوں کا حشر ہوا وہی ان کا ہوا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کو صقلیہ کی سرزمین سے اس طرح چن چن کر نکالا کہ

آج وہاں کوئی مسلمان دیکھنے کو نہیں ملتا

اگر کوئی مسلمان مردہ دل ہو تو اور بات ہے ورنہ ایک غیرت رکھنے والے مسلمان کے دل پر ان حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد جو زخم لگتے ہیں۔ ان کے اندمال کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنا خون دل پیتا رہے۔ اندلس میں مسلمانوں کو جو شان و شوکت حاصل تھی۔ اور پھر اس کے بعد جو سلوک وہاں کے مسلمانوں سے کیا گیا۔ اسی طرح صقلیہ میں مسلمانوں کا جو رعب و دبدبہ تھا۔ اور اس کے بعد جس طرح انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ جب میں نے یہ حالات تاریخوں میں پڑھے تو

میں نے عزم کیا تھا

کہ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی تو میں ان علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے مبلغین بھجواؤں گا۔ جو اسلام کو دوبارہ ان علاقوں میں غالب کریں۔ اور اسلام کا جھنڈا دوبارہ اس ملک میں گاڑ دیں۔ پہلے میں نے

ملک محمد شریف صاحب

کو اس ملک میں بھیجا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہاں اندرونی جنگ شروع ہو گئی اور سپین کے انگریزی قنصل نے ان سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ پھر میں نے ان کو اٹلی بھیجدیا۔ مگر اب جو نئے وفود گئے ہیں۔ ان میں میں نے سپین کو بھی مدنظر رکھا۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے

ہمارے مبلغ سپین کے دارالسلطنت میڈرڈ میں

پہنچ گئے ہیں۔ جیسا کہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ دو آدمی اتنے بڑے علاقہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔ اور ہمیں اس کے لئے مزید کوشش جاری رکھنی ہوگی۔ مگر سردست ہم ان دو کو ہی ہزاروں کا قائمقام سمجھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جو لڑائیاں ہوئی ہیں۔ ان میں اکثر اوقات مسلمانوں کی قلت ہوتی تھی۔

شام کی لڑائی میں

سپاہیوں کی بہت کمی تھی۔ حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا کہ دشمن بہت زیادہ تعداد میں ہے۔ اس لئے اور فوج بھیجنے کا بندوبست فرما دیں۔ حضرت عمرؓ نے جائزہ لیا۔ تو آپ کو نئی فوج کا بھرتی کرنا ناممکن معلوم ہوا۔ کیونکہ عرب کے ارد گرد کے قبائل کے نوجوان یا تو مارے گئے تھے۔ یا سب کے سب پہلے ہی فوج میں شامل تھے۔ آپ نے مشورہ کے لئے ایک جلسہ کیا۔ اور اس میں مختلف قبائل کے لوگوں کو بلایا۔ اور ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک قبیلہ ایسا ہے۔ جس میں کچھ آدمی مل سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک افسر کو حکم دیا۔ کہ وہ فوراً اس قبیلہ میں سے نوجوان جمع کریں۔ اور حضرت ابوعبیدہ کو لکھا کہ چھ ہزار سپاہی تمہاری مدد کے لئے بھیج رہا ہوں۔ جو چند دنوں تک تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ تین ہزار آدمی تو فلاں فلاں قبائل میں سے تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ اور باقی

تین ہزار کے برابر عمرو بن معدی کرب

کو بھیج رہا ہوں۔ ہمارے ایک نوجوان کو اگر تین ہزار آدمی کے مقابلہ میں بھیجا جائے تو وہ کہے گا کیسی خلاف عقل بات ہے۔ کیا خلیفہ کی عقل ماری گئی ہے۔ ایک آدمی کبھی تین ہزار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کے ایمان کتنے مضبوط تھے۔ حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو حضرت عمر رضؓ کا خط ملا تو انہوں نے خط پڑھ کر اپنے سپاہیوں سے کہا خوش ہو جاؤ۔ کل عمرو بن معدی کرب تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ سپاہیوں نے اگلے دن بڑے جوش کے ساتھ عمرو بن معدی کرب کا استقبال کیا۔ اور نعرے لگائے۔ دشمن سمجھا کہ شائد مسلمانوں کی مدد کے لئے لاکھ دو لاکھ فوج آ رہی ہے۔ اس لئے وہ اس قدر خوش ہیں۔ حالانکہ وہ اکیلے عمرو بن معدی کرب تھے۔ اس کے بعد وہ تین ہزار فوج بھی پہنچ گئی۔ اور

مسلمانوں نے دشمن کو شکست

دی۔ حالانکہ تلوار کی لڑائی میں ایک آدمی تین ہزار کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ زبان کی لڑائی میں تو ایک آدمی بھی کئی ہزار لوگوں کو اپنی بات پہنچا سکتا ہے۔ مگر وہ لوگ

خلیفۂ وقت کی بات

کو اتنی اہمیت دیتے تھے۔ کہ حضرت عمر رضؓ نے عمرو بن معدی کرب کو تین ہزار سپاہیوں کا قائمقام بھیجا تو سپاہیوں نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ اکیلا آدمی کس طرح تین ہزار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ بلکہ اسے تین ہزار کے برابر ہی سمجھا۔ اور بڑی شان و شوکت سے اس کا استقبال کیا۔ مسلمانوں کے اس استقبال کی وجہ سے دشمن کے دل ٹوٹ گئے اور وہ یہ سمجھے کہ شائد لاکھ دو لاکھ فوج مسلمانوں کی مدد کو آ گئی ہے۔ اس لئے میدان جنگ سے ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ سردست ہمیں بھی اسی طرح اپنے دل کو اطمینان دینا ہوگا۔

صقلیہ کے لوگ آج کل

اپنی آزادی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس علاقہ کے مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا تھا۔ لیکن امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ اب اپنے آبائی مذہب کو بالکل بھول گئے ہیں۔ صقلیہ میں رہنے والوں میں سے لاکھوں ایسے ہیں جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلص دیندار اور پرہیز گار مسلمانوں کی اولادیں

ہیں ان کے آباؤ اجداد اسلام کے فدائی اور بہت متقی لوگ تھے۔ لیکن یہ لوگ اسلام سے بالکل غافل ہیں۔ اور عیسائیت کو ہی اپنا اصلی مذہب سمجھتے ہیں۔ میں نے اٹلی کے مبلغین کو لکھا۔ کہ آپ اس علاقہ میں تبلیغ پر زور دیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے آباء و اجداد کی ارواح کی تڑپ اور ان کی نیکی ان کی اولادوں کو اسلام کی طرف لے آئے۔ پہلا خط ان کا جو مجھے پہنچا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ ہم اب روم سے آ گئے ہیں۔ اور صقلیہ کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر ان کا دوسرا خط مجھے پہنچا۔ کہ ہم

مسینا میں

پہنچ گئے ہیں۔ لوگ ہمارے لباس کو دیکھ کر جوق در جوق ہمارے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ہم ان کو یہ وعظ کرتے ہیں۔ کہ تمہارے باپ دادے تو مسلمان تھے۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ تم اسلام سے دور چلے گئے ہو۔ اب دوسرا مسیح آ گیا ہے۔ آؤ اور اس کے ذریعہ حقیقی اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ تیسرا خط ان کا مجھے آج ملا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے

دو نوجوان احمدی ہو گئے ہیں

دونوں بہت جوشیلے احمدی ہیں۔ احمدیت کی تبلیغ کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ ایک کا نام ہم نے محمود رکھا ہے۔ اور دوسرے کا نام بشیر رکھا ہے۔ ان کا خط بھی مجھے آیا ہے۔ جس میں انہوں نے بیعت کا لکھا ہے۔ ہمارے لئے یہ حالات خوش کن ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ یہ دونوں ملک ہمارے ذریعہ پھر

اسلام کا گہوارہ

بن جائیں۔ لیکن جہاں ہمارے مبلغین بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔ اور وہ ہماری طرف سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ وہاں ہم پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے۔ کہ ہم ان کی امداد صحیح طور پر کریں۔ اور ان کے اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ہمارے مبلغین کا تو بیرونی ممالک میں یہ حال ہے۔ کہ ان میں سے ایک یعنی ماسٹر

محمد ابراہیم صاحب نے جنگل میں جا کر

درختوں کے پتے کھا کر پیٹ بھرا

اور دوسرے بھی نہایت تنگی کے ساتھ گذارہ کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے لوگ یہاں تحریک جدید کے چندوں سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اور جماعت کا اکثر حصہ ایسا ہے۔ جس نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ پہلے دور میں پانچ ہزار آدمیوں نے حصہ لیا تھا۔ لیکن

تحریک جدید کے دفتر دوم میں

ابھی تک ان سے چوتھائی آدمیوں نے بھی حصہ نہیں لیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جس طرح پرانے لوگ اپنے گھروں سے بے سرو سامانی کی حالت میں تبلیغ کے لئے نکل پڑتے تھے۔ اسی طرح میری تحریک پر ہزاروں احمدی ٹڈی دل کی طرح پیدل ہی تبلیغ کے لئے نکل پڑتے۔ مگر جن کو خود توفیق نہیں ملی۔ ان کا اتنا تو فرض تھا۔ کہ وہ

اپنے گھروں کے اموال تبلیغ احمدیت کے لئے

گھروں سے باہر نکال کر خلیفہ کے سامنے پھینک دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ انہوں نے قربانی کا صحیح نمونہ پیش کیا ہے۔ مگر کتنے ہیں جنہوں نے ایسا نمونہ پیش کیا۔ دفتر دوم میں پچھلے سال ۶۰ ہزار کے وعدے آئے تھے اور اس سال ۷۷ ہزار کے وعدے آئے ہیں۔ اس ۷۷ ہزار میں سے صرف ۲۴ ہزار کی ابھی تک وصولی ہوئی ہے۔ سات ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابھی صرف ایک تہائی وصولی ہوئی ہے۔ حالانکہ

ہمارا موجودہ خرچ ساڑھے تین لاکھ سالانہ سے بھی زیادہ ہے

جہاں ساڑھے تین لاکھ سالانہ کی ضرورت ہو۔ وہاں ۷۷ ہزار کیا کام دے سکتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے نوجوانوں نے تحریک جدید کے معاملہ میں کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی۔ یہ ۷۷ ہزار کا وعدہ نوجوانوں کی طرف سے ہے۔ کیونکہ پرانے لوگ تو دور اول میں شامل ہو چکے ہیں۔ دفتر دوم نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کریں۔ جو ان سے قبل پانچ ہزاری فوج نے اٹھایا ہے۔ دفتر دوم سے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ میں پہلے ایک ریزرو فنڈ قائم کرنا چاہتا ہوں

تاکہ جب دفتر دوم والوں کے کام کرنے کا وقت آئے۔ ان کا بھی ایک مضبوط ریزرو فنڈ ہو۔ لیکن جو رفتار اس وقت دفتر دوم کی ہے اس کے لحاظ سے تو صرف پانچ چھ لاکھ کا ریزرو فنڈ قائم ہو سکتا ہے۔ اور یہ فنڈ اس قابل نہیں جو آئندہ آنے والے اخراجات کا متحمل ہو سکے۔ اب ہمارا خرچ ساڑھے تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ اور اتنے بڑے اخراجات کو چلانے کے لئے

بیس پچیس لاکھ کا ریزرو فنڈ

ہونا چاہیئے۔ تاکہ وقتی کمی کو پورا کیا جا سکے۔ اور ہنگامی کاموں کے علاوہ دوسرے مستقل اخراجات کا انتظام اسی سے کیا جائے۔ اگر ہمارے نوجوانوں میں پہلی پانچ ہزاری فوج والا ہی اخلاص ہوتا اور ان کی طرح دفتر دوم کی آمد بھی تین لاکھ روپیہ سالانہ ہو جاتی۔ تو نو سال کے عرصہ میں ۲۷ لاکھ کا ایک اچھا ریزرو فنڈ قائم ہو سکتا تھا۔ اور اگر ہم پانچ فی صدی آمد بھی فرض کریں۔ تو اس ریزرو فنڈ سے ہمیں ایک لاکھ پینتیس[35] ہزار کی سالانہ آمد ہو سکتی تھی۔ اور دس سال کے عرصہ میں اس کی اتنی آمد ہو سکتی تھی۔ کہ اس سے دفتر دوم کے تبلیغی پروگرام کی اہم ضروریات کا بوجھ اٹھایا جا سکتا تھا۔

جماعت کی پہلی پانچ ہزاری فوج

نے چار سو مربع زمین خریدی ہے۔ اور اب اس سے لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ یہ آمد دو اڑھائی لاکھ تک پہنچ جائیگی انشاء اللہ۔ اور اسکی وجہ سے جب پہلے دفتر کے مجاہدین کے چندہ دینے کی مدت ختم بھی ہو جائیگی۔ تب بھی کسی ملک میں ان کے ریزرو فنڈ سے تبلیغ ہوتی رہے گی۔ اور ان کے لئے قیامت تک کے لئے ثواب کی صورت ہو جائیگی۔ اور جب تک ہمارا نظام قائم رہے گا۔ اس وقت تک وہ ثواب کے مستحق رہیں گے انشاء اللہ۔ ایک مشن کے ذریعہ اگر لاکھوں آدمی اسلام قبول کرتے ہیں۔ تو ان لاکھوں آدمیوں کے مسلمان بنانے میں ان کا بھی حصہ ہوگا۔ اور خواہ ان پر پانچ پشتیں گذر جائیں خواہ دس پشتیں گذر جائیں خواہ بیس پشتیں گذر جائیں۔ ان کو اس کار خیر کا ثواب ملتا رہے گا۔

کیا یہ چھوٹی بات ہے

اور کیا اسے کوئی مومن معمولی بات سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ انگلستان یا امریکہ یا فرانس یا دوسرے ممالک میں لاکھوں انسان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہنے والے تھے۔ آپ کے نام لیوا بن جائیں۔ کیا یہ معمولی بات ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ

نوجوانوں نے اسکی طرف پوری توجہ نہیں کی

نہ ہی قادیان کے نوجوانوں نے اسکی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور نہ ہی باہر والوں نے اپنے فرض کو کما حقہٗ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے کثرت سے اہم مقامات پر نئے تبلیغی رستے کھل رہے ہیں۔ اور وہاں سے پیاسی روحیں پکار رہی ہیں۔ کہ ہماری سیرابی کا کوئی انتظام کیا جائے۔ لیکن ہمارے پاس نہ اتنی تعداد میں آدمی ہیں۔ کہ ہم ہر آواز پر ایک وفد بھیج دیں۔ اور نہ ہی وفود کے بھیجنے کے لئے اخراجات ہیں۔ ایسے حالات میں

ایک مومن کا خون کھولنے لگتا ہے

خصوصاً سپین اور صقلیہ کے واقعات کو پڑھ کر تو اس کا خون گرمی کی حد سے نکل کر ابلنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں ہمارے آباء و اجداد نے سینکڑوں سالوں تک حکومتیں کیں۔ اور وہ ان ممالک کے بادشاہ رہے۔ وہاں مسلمانوں سے یہ سلوک کیا گیا کہ ان کو جبراً عیسائی بنا لیا گیا۔ اور آج وہاں اسلام کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ پھر یہ علاقے اس لحاظ سے بھی خصوصیت رکھتے ہیں۔ کہ وہاں سے

تمام یورپین ملکوں میں تبلیغ

کے رستے کھلتے ہیں۔ پس اس فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی ضرورت ہے متواتر قربانی کی ضرورت ہے بلند عزائم کی

تمہاری موجودہ قربانی

دوسروں پر کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہم اسکو قربانی کہہ ہی نہیں سکتے۔ سوائے چند افراد کے جنہوں نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ لیکن جب تک جماعت بحیثیت جماعت قربانی کا نمونہ پیش نہیں کرتی۔ وہ دشمن کو مرعوب نہیں کر سکتی۔ بیشک آفتاب آفتاب ہے۔ لیکن اگر لاکھ دو لاکھ ٹکیاں بھی کسی میدان میں رکھ دی جائیں۔ تو وہ بھی اسکو جگمگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتی ہیں۔ ہماری جماعت اس وقت لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ اگر

یہ لاکھوں شمعیں

جل پڑیں تو وہ ایک بہت بڑے ملک کو جس میں ۵۰ یا ۶۰ لاکھ انسان رہتے ہوں بقعہ نور بنا سکتی ہیں۔ لیکن ضرورت ہے تقویٰ کی اور ا... کی۔ پس تم اپنی جماعتی قربانی کے ... ہے

سورج بننے کی کوشش کرو

تم برسات کا پتنگا نہ بنو جو پیدا ہوتا اور مر جاتا ہے۔ میں نے جماعت کو ان باتوں کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ لیکن اس کی جمود کی حالت زائل ہی نہیں ہوتی۔ میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کیا ہمارے دل پتھر ہو گئے ہیں۔ کیا ہم انسان نہیں رہے کیا ہمارے دلوں میں درد نہیں رہا۔ کیا ہمارے دلوں میں ٹیس نہیں اٹھتی۔ ہم کیوں ان واقعات کو پڑھ کر پاگل نہیں ہو جاتے۔ اور اگر ان واقعات کو پڑھنے کے بعد بھی ہمارے دلوں میں کوئی غیرت پیدا نہیں ہوتی تو سوائے اس کے اور کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ ہم بے ایمان ہو گئے ہیں۔ ہم بے غیرت ہو گئے ہیں۔ اور ہمارے دل زنگ ہو گئے ہیں کہ ان پر کوئی چیز اثر ہی نہیں کرتی۔ اب تو ایسا زمانہ آچکا ہے کہ ہمارے لوگوں کو چاہیئے وہ آدمی نظر نہ آئیں بلکہ

موتیں نظر آئیں

کیونکہ جس کو دنیا موت سمجھتی ہے اس کا رستہ چھوڑ دیتی ہے اور اس کا مقابلہ کرنے سے گھبراتی ہے۔ بدر کی جنگ میں کفار نے ایک شخص کو صحابہؓ کی تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے بھیجا۔ اس نے واپس جا کر کہا۔ ہیں تو وہ تین سو کے قریب لیکن تم یہ سمجھ لو کہ گھوڑوں پر آدمی سوار نہیں بلکہ موتیں سوار ہیں۔ اگر وہی عزم اور وہی ارادہ تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو کیا امریکہ اور کیا انگلستان اور کیا روس اور کیا جرمنی سب کے سب مل کر بھی تمہیں مار نہیں سکتے اور

دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مٹا نہیں سکتی

کیونکہ جو شخص مجسم موت بن جائے اس پر موت طاری نہیں ہو سکتی۔

الجمعیۃ الہندیۃ الاسلامیۃ فی العراق

عراق میں "جمعیۃ الہندیہ الاسلامیہ" کے قیام کی خبر مسلمانان ہند کے لئے یقیناً موجب مسرت ہو گی۔ اس ملک میں کسی جماعت انجمن یا سوسائٹی کی تشکیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وزارت داخلیہ سے اس کے قیام کی اجازت حاصل نہ کر لی جائے اور اس کو عراق کے قانون ۱۹۲۲ کے مطابق رجسٹر نہ کرا لیا جائے۔ علاوہ ازیں بانیان جماعت کے متعلق کمشنر ڈویژن اور محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی اپنی پوری تحقیقات کر کے فیصلہ نہ دے۔ الحمد للہ ان تمام مراحل کے طے ہو جانے کے بعد مؤرخہ ۲۵ مئی ۱۹۴۶ء کو وزارت داخلیہ عراق سے جمعیت کو اجازت حاصل ہو گئی۔ جمعیت کے اغراض و مقاصد کا مختصر خاکہ یہ ہے

(۱) ہند و عراق کے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی روح اور دوستانہ تعلقات کا بڑھانا۔

(۲) ہند و عراق کے مسلمانوں کے درمیان اجتماعی۔ ثقافتی۔ تہذیبی۔ تجارتی اور دینی تعلقات کو مستحکم اور مضبوط کرنا اور اسلام کی حقیقی روح کا قلوب میں پیدا کرنا۔

(۳) مسلمانان ہند کے حقوق اور مصالح کی عموماً اور حجاج و زائرین مقامات مقدسہ کی خصوصاً نگہداشت اور حفاظت و امداد کرنا۔

(۴) مصیبت زدگان محتاجین اور بیماروں کی مساعدت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

بانیان جمعیت میں سے موجودہ صدر جناب حافظ شریف حسین صاحب نے ہندوستانی زوّاروں اور حجاج کی رہائش اور جمعیت کے مکان کی تعمیر کے لئے مبلغ چار ہزار دینار عراقی یعنی تریپن ہزار سات سو پچاس روپیہ کا گرانقدر عطیہ عنایت فرمایا اور جناب سیٹھ عبد اللطیف اسماعیل صاحب نے مبلغ سات ہزار روپیہ کا اس کار خیر میں وعدہ فرمایا۔ ایک اور سیٹھ جناب الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب نے مبلغ پچاس پونڈ عنایت فرمائے جزاھم اللہ خیراً۔

حافظ شریف حسین صاحب کے عطیہ کی رقم میں سے مغربی بغداد "الکرخ" کے محلہ ارس روملی میں ایک وسیع قطعہ زمین مبلغ چھبیس ہزار روپیہ میں خرید لیا گیا ہے۔ جہاں پر مسافرخانہ اور جمعیت کے دفتر کی عمارت بنائی جائے گی۔ اس کے علاوہ فنڈ میں مزید اضافہ ہونے پر بصرہ۔ کربلا معلّٰی و نجف اشرف میں بھی زوّار کی رہائش کے لئے مسافرخانے بنائے جائیں گے۔

مؤرخہ ۱۴ جون ۱۹۴۶ء کو عہدہ داران و مشیران جمعیت کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر جناب حافظ شریف حسین صاحب۔ نائب صدر السید تصدق حسین القادری۔ سیکرٹری عبد الرشید۔ نائب سیکرٹری جناب محمد منیر گل صاحب۔ امین الصندوق۔ جناب فیض محمد صاحب۔ نائب امین الصندوق۔ جناب فدا علی صاحب۔ آڈیٹر۔ جناب شیخ احمد سعید صاحب۔

ممبران جناب خانصاحب طاہر حسین القریشی وائس قونصل حکومت ہند۔
جناب عبد الصمد صاحب برقی۔
جناب سیٹھ صالح محمد بھائی عبد القادر صاحب۔
جناب ماسٹر عبد العزیز صاحب خیاط۔
جناب ماسٹر علم الدین صاحب خیاط۔
جناب الحاج مسعود خانصاحب۔

خاکسار سیکرٹری

فہرست انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

۲۴۔ جلبیسر گلیانہ (گجرات)
پریذیڈنٹ چوہدری غلام نبی صاحب
سیکرٹری مال۔ خانصاحب برکت علی صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ چوہدری اللہ دا صاحب

۲۵۔ کلسیاں (شیخوپورہ)
پریذیڈنٹ۔ چوہدری محمد نواز خانصاحب
سیکرٹری مال۔ چوہدری بہاول خانصاحب۔

۲۶۔ شیخ محمدی (پشاور سرحد)
پریذیڈنٹ۔ عبد الغنی خانصاحب شیخ محمدی
سیکرٹری مال۔ عبد القیوم خانصاحب نمبردار
آڈیٹر۔ منیر احمد خانصاحب (برائے جماعت مذراخاں زیدفیل)

۲۷۔ دھاریوال (گورداسپور)
پریذیڈنٹ۔ بابو محمد الدین صاحب

۲۸۔ مجھڑی شاہ رحمان گوجرانوالہ
پریذیڈنٹ۔ میاں محمد عالم صاحب
سیکرٹری مال۔ چوہدری غلام حیدر صاحب
امین " "
سیکرٹری تبلیغ۔ چوہدری حسن محمد صاحب
محاسب۔ میاں محمد حسین صاحب

۲۹۔ کوٹ مومن (سرگودھا)
پریذیڈنٹ۔ چوہدری غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر
سیکرٹری مال۔ شیخ دوست محمد صاحب تاجر
سیکرٹری تبلیغ۔ ماسٹر فضل الرحمن صاحب

۳۰۔ خلیل مرکز چینی پایاں (پشاور)
پریذیڈنٹ۔ ملک چراغ شاہ صاحب
امین " "
سیکرٹری مال۔ محمد جمشید خانصاحب
محاسب "
آڈیٹر محمد اکبر شاہ صاحب

۳۱۔ ننگل باغباناں کلاں (متصل قادیان)
پریذیڈنٹ۔ میاں عزیز الدین صاحب
وائس پریذیڈنٹ۔ محمد یعقوب صاحب
سیکرٹری مال۔ چوہدری جلال الدین صاحب
" تبلیغ۔ مولوی اللہ دتا صاحب
" تعلیم وتربیت۔ میاں اللہ دتا صاحب
آڈیٹر۔ بابو مولا بخش صاحب

۳۲۔ پھیرو چیچی (گورداسپور)
سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی عبد المالک صاحب
محاسب۔ میاں رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ میاں رحمد الدین صاحب
" مال مولوی سلطان علی صاحب

۳۳۔ بیاور (اجمیر)
پریذیڈنٹ۔ بابو نور محمد صاحب ذاکر
سیکرٹری مال۔ میر امان اللہ خانصاحب
" دعوۃ وتبلیغ۔ منشی عبد الحکیم صاحب نظامی
" امور عامہ " "

۳۴۔ منٹگمری
سیکرٹری مال۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب

۳۵۔ محلہ دارالعلوم قادیان
سیکرٹری امور عامہ۔ خواجہ فضل کریم صاحب

۳۶۔ جمدول
پریذیڈنٹ۔ غلام محمد صاحب خادم
سیکرٹری امور عامہ۔ مولوی محمد الدین صاحب دیباجہ (ٹی) السلام...

۳۷۔ عدلیس آبابا (ابیسینیا افریقہ)

حساب داران امانت ذاتی توجہ فرماویں

محکمہ ڈاکخانہ میں ہڑتال کی وجہ سے حسب اطلاع پوسٹماسٹر صاحب قادیان صوبہ جات سندھ۔ بلوچستان۔ یو۔پی۔ آسام سرکل کے سوائے باقی ہندوستان کے تمام صوبہ جات میں ترسیل بیمہ جات۔ رجسٹرڈ چٹھیات و منی آرڈر بند ہے۔ لہذا تمام حساب داران امانت ذاتی کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس عدم تعمیل کے لئے ہمیں معذور سمجھکر ہڑتال کھلنے تک انتظار فرماویں۔ ہڑتال کھلنے پر ان کے آرڈرز کی فوری تعمیل کی جائے گی۔ (افسر انچارج صیغہ امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بیعت کرانے والوں میں سے اول رہنے والوں کیلئے انعام

محترم میاں اکبر علی صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز۔ باغبانپورہ حال دارالرحمت قادیان نے مبلغ پچاس روپیہ دفتر ہذا میں بھجوائے تھے۔ کہ ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ کے دو ایسے احمدی دوستوں کو جو ایک سہ ماہی میں دوسرے افراد کے مقابلہ میں بیعتیں کرانے کے لحاظ سے اول آئیں۔ پچیس پچیس روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے استصواب کیا گیا۔ تو حضور نے نقدی کی صورت میں انعام دینے کو ناجائز قرار دے کر اس سے روک دیا۔ اور اس کی بجائے یہ صورت پسند فرمائی کہ اول رہنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں۔

سو ضلع گوجرانوالہ و ضلع لاہور کے احمدی احباب اس دینی مسابقت میں حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ بیعتیں کرانے کی کوشش کریں۔ اگست تا اکتوبر کی سہ ماہی میں ان اضلاع میں جو دوست سب سے زیادہ بیعتیں کرائیں گے۔ بشرطیکہ ان کی بیعتوں کی تعداد دس کس سے کم نہ ہو۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے پچیس پچیس روپے کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں گی

(انچارج دفتر بیعت قادیان)

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنج درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ وہ بیمار سمجھتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی لکڑی کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ کا تقریر اگر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے وہ ... میں فوراً کمی آ جاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے۔ کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے: قیمت بڑی شیشی ہے روپیہ فی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان!

برکھائٹ

برکھائٹ۔ موسم برسات کے تحفے منگوانے میں دیر نہ کیجئے۔

اکسیر ملیریا:۔ ملیریا ایسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے ایک گولی اس وقت کھلائیں۔ جب کہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت ایک روپیہ کی ۱۶ گولیاں۔

نمک سلیمانی:۔ معدہ کو قوت دیتا اور بھوک بڑھاتا ہے۔ بدہضمی کے ترش ڈکاروں کو روکتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ ہے۔ نہایت ہی زود اثر مرکب ہے۔ تین ماہ میں تیار ہوتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

مرکب افسنتین:۔ مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر ہے۔ مراق کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کی ۲۶ شیشی گولیاں:۔

اکسیر امراض معدہ:۔ خوراک ایک گولی پانی سے پہلی خوراک ہی حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ بھوک کی کمی۔ کھٹے ڈکار۔ بد ہضمی۔ اپھارہ۔ پیٹ درد وغیرہ تمام امراض معدہ کے لئے اکسیر چیز ہے۔ ایک روپیہ کی بتیس عدد شیشی گولیاں۔ بہت سے قیمتی اور مفید اجزا کا زود اثر مرکب ہے۔

جوارش جالینوس درجہ خاص:۔ معدہ کے دائمی مریضوں کے لئے خاص نعمت ہے۔ اور مقوی دل، دماغ اور اعضائے رئیسہ ہے۔ قیمت ایک چھٹانک فی شیشی سوا دو روپے

ست سلاجیت:۔ پٹھوں کے لئے مقوی دردوں کے لئے اکسیر ہے۔ اصلی اور خالص سلاجیت کے لئے طبیہ عجائب گھر عرصہ سے مشہور ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ فی تولہ

اطریفل کشنیزی:۔ گرمی جلن۔ سوزش گرمی کی وجہ سے سر درد اور چکر آنے کے لئے اکسیر چیز ہے۔ قیمت عہ فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل شادی کی رسوم و تقریبات اکثر بے ضابطہ ہوا کرتی ہیں۔ یہ اجتماع دوستانہ ہوتے ہیں جہاں مہمان ایک دوسرے سے بے تکلفی کی فضا میں دل کھول کر ملتے ہیں۔ اکثر باتیں چائے کی پیالی پر شروع ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اصفہانی کی ماڈرن بوکے چائے کی مسلسل مانگ رہتی ہے کیونکہ اس کی خوشبو نہایت ہی دلاویز و دل پذیر ہوتی ہے

ماڈرن بوکے چائے

اصفہانی

بہترین چائے کا جامع

ایم۔ ایم۔ اصفہانی۔ لمیٹڈ۔ کلکتہ

1.S.93

"کیا کرنا چاہیئے"

—— گاندھی جی

"اس کا سبب خواہ کچھ بھی ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت اور عوام اس نازک غذائی صورت حال کا مقابلہ جرأت اور سکون کے ساتھ نہیں کرتے تو تباہی یقینی ہے۔ ہم کو اس بیرونی حکومت کے خلاف اس محاذ کے سوا تمام محاذوں پر جنگ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس محاذ پر بھی لڑنا چاہیئے بشرطیکہ وہ مدلل اور معقول رائے عامہ کے خلاف حقارت یا لاپرواہی کا رویہ اختیار کرے۔"

۱۷ر فروری کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ خرید نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ مگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے۔ تو یہ یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کیلئے اٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے نمائندوں سے تعاون کیجئے۔

غذائی بحران

کو

شکست دیجئے

بکر کوشش کیجئے — بکر حصہ لیجئے

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر من جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ دیوان چمن لال نے آج صبح اور تیسرے پہر ڈاکخانہ جات کی ہڑتال کے سلسلے میں محکمہ ڈاک کے ذمہ دار افسروں سے ملاقات کی۔

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ مقامی محکمہ ڈاک نے ۹۰ نئے آدمی ہڑتالیوں کی جگہ بھرتی کرلئے ہیں اور اعلان کر دیا ہے کہ کل سے ڈاک تقسیم کرنے کے مراکز بند کر دیئے جائیں گے اور عوام کو ان کے مکانوں پر ڈاک پہنچائی جائے گی۔ آج محکمہ ڈاک کے افسروں نے بعض ایسے ڈاکخانوں کا دورہ کیا جہاں ہڑتال کی وجہ سے حالات نسبتاً زیادہ خراب تھے۔

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ محکمہ ڈاک و تار کے لوئر گریڈ سٹاف کی ہڑتال بدستور جاری ہے سیتاپور۔ منصوری اور جھانسی ڈویژن کے بعض دیگر مقامات میں بھی ہڑتال ہوگئی ہے کلکتہ کے ہڑتالیوں نے ڈاک تقسیم کرنے کے مراکز پر پکٹنگ شروع کردی۔ الہ آباد اور جھانسی میں بعض گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں ہگلی میں محکمہ تار کے چپڑاسی بھی ہڑتال میں شامل ہوگئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ حکومت ہند کے محکمہ ڈاک کے ممبر اور ڈائرکٹر جنرل نے ایک بیان میں پھر اس امر کا یقین دلایا ہے کہ وہ ہڑتالیوں کے مطالبات کے سلسلے میں ان کے نمائندوں سے ہر وقت گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ حکومت ہند کے مقرر کردہ تنخواہ کمیشن کے ایک رکن نے ایک بیان میں کہا کہ کمیشن سب کے ساتھ عدل اور انصاف کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اس سلسلے میں ایک سوالنامہ تیار کیا گیا ہے جس کی مدد سے سرکاری ملازمین کی مشکلات کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ناگپور ۱۶ جولائی۔ سی۔ پی اسمبلی کا اجلاس دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کے انتخاب کے لئے صرف ایک روز کے لئے منعقد ہوگا۔ اس میں سترہ نمائندے منتخب کئے جائیں گے۔ مسلمانوں کی ایک سیٹ ہے جس کے لئے مسلم لیگ نے قاضی کریم الدین کو نامزد کیا ہے۔

مدراس ۱۶ جولائی۔ آج دستور ساز اسمبلی کے ۵۹ امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرا دیئے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ جولائی۔ مسٹر سرت چندر بوس آزاد ہند فوج کے ایک مقدمہ کے سلسلے میں ۲۰ جولائی کو رنگون جا رہے ہیں۔ آپ کے استقبال کے لئے رنگون میں ایک کمیٹی انتظامات کر رہی ہے۔

بمبئی ۱۶ جولائی۔ انڈین چیمبر آف مرچنٹس کے صدر نے ایک بیان میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے تازہ صورت حالات کے پیش نظر وہ فوری طور پر جنوبی افریقہ کے خلاف جوابی کارروائی کرے۔

نئی دہلی ۱۶ جون۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامات پر ہڑتال ختم ہونی شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ چٹاگانگ میں اور اسی طرح یو۔ پی کے بعض مقامات پر ہڑتالی واپس کام پر آگئے ہیں۔ ناگپور میں چند ہڑتالی کام پر آگئے مظاہرین اور پکٹنگ کے ذریعے انہیں اس سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن وہ کام پر لگے رہے۔

پونا ۱۶ جولائی۔ آج پھر اچھوتوں کے مختلف حلقوں نے سول نافرمانی کی مہم میں حصہ لیا پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اس وقت تک اس سلسلے میں ۹۳ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ پنتھک [illegible] کے صدر [illegible] سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کے بعد آئندہ پروگرام وضع کرنے کے لئے ۱۸ جولائی کو کانگرس اور اکالی سکھوں کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوگی۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ سونا ۸۸ روپے۔ چاندی ۱۵۲ روپے۔ پونڈ ۶۲ روپے۔ دہلی سونا ۸۸ روپے ۸/۔ چاندی ۱۵۲ روپے۔ پونڈ ۶۲ روپے

لائلپور ۱۵ جولائی۔ گندم دڑہ ۹/۱۴/۰ گندم عام ۹/۱۴/۰۔ گڑ ۲۱/۴/۰ تا ۲۲/۰/۰۔ شکر ۳۰/۱/۰ تا ۳۳/۱/۰ گھی دیسی ۱۹۱/۰/۰ روپے

بمبئی ۱۵ جولائی۔ ڈاکٹر امبیدکر سابق رکن ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے ایک بیان میں بتایا کہ حکم ملنے پر وہ بھی پونا پہنچ کر سول نافرمانی میں حصہ لیں گے۔ ہندوستان کے علاوہ برما اور ملایا سے بھی اچھوتوں کے جتھے سول نافرمانی کرنے کے لئے آرہے ہیں۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ اینٹی بلیک مارکیٹ سٹاف نے گذشتہ چند دنوں میں لاہور کے سات لکھ پتی بزازوں کو گرفتار کیا ہے اور بہت بڑی تعداد میں ناجائز کپڑا برآمد کیا ہے۔

الہ آباد ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی طرف سے مولوی ابوالکلام آزاد کو دستور ساز اسمبلی کی صدارت کے لئے کھڑا کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ محکمہ خارجہ کی طرف سے ایک جرمنی دستاویز شائع کی گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۴۲ء میں جرمنی نے وسیع پیمانے پر برطانوی سلطنت کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا کام سوبھاش چندر بوس کے سپرد کیا تھا۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر محکمہ ڈاک کے لوئر گریڈ سٹاف کے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو ۱۸ جولائی سے محکمہ ڈاک و تار کے سارے ملازمین ہڑتال میں شریک ہو جائیں گے۔

مدراس ۱۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ سر

کا دیوان مقرر کیا جائے گا۔

لندن ۱۵ جولائی۔ آئرش پارلیمنٹ میں جب مسٹر ڈی ویلرا تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو سپیکر نے انہیں تقریر کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس پر آپ دیگر وزراء کے ہمراہ واک آؤٹ کر گئے۔

نیویارک ۱۵ جولائی۔ شاہ سیام کی پراسرار موت کے متعلق امریکن حکام تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ بادشاہ نے خودکشی نہیں کی۔ بلکہ فرانسیسیوں نے سیاسی وجوہ کی بنا پر آپ کو ہلاک کر دیا تھا۔

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ چٹاگانگ کے ضلع میں سیلاب کی وجہ سے قریباً چھ سو میل مربع رقبہ زیر آب ہو گیا ہے۔ فصلوں۔ مکانوں اور مویشیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے اس سیلاب کا اثر قریباً پانچ لاکھ نفوس پر ہوا ہے۔

بلغراد ۱۵ جولائی۔ ملٹری ٹریبونل نے یوگوسلاویہ کے سابق لیڈر جنرل میہلووچ کو ہٹلر کی مدد کرنے کے الزام میں سزائے موت دیدی ہے اور جنرل موصوف کی تمام جائداد ضبط کر لی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد صاحب کارکن لنگرخانہ کا مکتوب

میرے گھر پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو سوا سال کی ہو کر فوت ہو گئی۔ اسے زہر باد ہوا تھا۔ نیلے پیلے دھبے جسم پر نمودار ہو گئے تھے اور اسی مرض سے وہ اچانک فوت ہو گئی۔ علاج کا بھی موقعہ نہ ملا۔ پھر ایک لڑکا ہوا جو نصف گھنٹہ زندہ رہا پھر حمل ہوا جو چھ ماہ بعد ضائع ہو گیا۔ پھر حمل ہوا جو چار ماہ کا ہو کر ضائع ہوا۔ پھر حمل ہوا اور پانچ ماہ کا ہو کر ضائع ہوا۔ پھر حکیم صاحب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے مجھے دواخانہ نور الدین میں بھیجا حکیم میاں عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے میری بیوی کا علاج کیا اور تریاق اٹھرا تجویز کیا جس سے میری بیوی کی طبیعت حمل میں نو ماہ بالکل ٹھیک رہی اللہ تعالیٰ نے صحت مند لڑکی عطا کی جو ہمارے گھر کی رونق ہے۔ بچی کی صحت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔ (محمد احمد کارکن نظارت ضیافت قادیان)

قیمت فی تولہ عہ مکمل کورس پچیس روپے

دواخانہ نور الدین قادیان

دواخانہ نور الدین قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تمام مجربات زیر نگرانی ابنائے حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تیار ہوتے ہیں